مدینۃ المسیح

قادیان ۱۸ رماہ تبوک ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۷ ½ بجے شام کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت بخار اور گلے کی خرابی کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔ آج حضور نے علاوہ چند ذی اثر اصحاب کے مجلس سادات اسلام امرتسر کے ایک وفد کو جو پانچ اصحاب پر مشتمل تھا۔ شرف ملاقات بخشا۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

حضرت مرزا شریف احمد صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ ابھی شملہ سے واپس تشریف لے آئے ؛

جلد ۳۴ | ۱۹ رماہ تبوک ۱۳۲۵ھش | ۲۲ رشوال ۱۳۶۵ھ | ۱۹ رستمبر ۱۹۴۶ء | نمبر ۲۱۹

مسلم لیگی رہنماؤں کی خدمت میں

مکرم مولوی عطا محمد صاحب پنشنر محلہ دارالفضل نے ملک کے موجودہ حالات کے پیش نظر لیگی راہنماؤں کی خدمت میں مندرجہ ذیل مشورے پیش کئے ہیں۔ جن پر اگر عمل کیا جائے تو یقیناً مفید ہو سکتے ہیں (ادارہ)

(۱) چونکہ فساد کی ابتدا ہندوؤں کی طرف سے ہوتی ہے۔ اور بوجہ ان کی اکثریت کے قطعی شہادت کا بہم پہنچنا سخت مشکل ہوتا ہے۔ اس لئے فساد زدہ علاقوں میں ایسے نوجوان بکثرت بھیجے جائیں۔ جو فوٹو لینے میں ماہر ہوں۔ وارداتوں کے فوٹو انگریزی اخبارات میں شائع کئے جائیں۔ یہ فوٹو واقعات کی مونہہ بولتی تصویر اور ناقابل تردید شہادت ہوں گے

(۲) کوئی ایسا قدم نہ اٹھایا جائے۔ جو مسلمانوں کے جان و مال کے لئے ناقابل تلافی نقصان کا موجب ہو سکے۔

(۳) پنجاب سندھ اور بنگال میں خصوصاً اور باقی ہندوستان میں عموماً مسلمانوں کو اپنی ضروریات مسلمانوں سے حاصل کرنے کی ترغیب دی جائے۔

(۴) کانگرس اور اسکے حمایتی ہندو اور غیر لیگی مسلمان اگر خون کھولا دینے والا جوش بھی پیدا کریں۔ تو اس سے ہرگز مشتعل نہ ہوں۔

(۵) قومی طور پر مشتعل ہو کر گورنمنٹ کی مشنیری کو حرکت میں لانے کی بجائے اپنی قوم کے تمام متفرق اجزا کو ایک مرکز پر مجتمع کرنے کی کوشش کی جاوے

(۶) اچھوتوں کو ساتھ ملانے کے لئے زبردست تبلیغی مراکز قائم کئے جائیں۔ اور کم از کم اگر جماعت احمدیہ کی طرف سے قائم کئے جائیں۔ تو ان کی مخالفت نہ کی جاوے۔

(۷) میری سب سے آخری مگر در حقیقت سب سے ضروری اور سب سے پہلی گزارش یہ ہے۔ کہ اگر آپ لوگوں کو مسلمانوں کی بے کسی اور بے بسی کا پورا پورا احساس ہو چکا ہے۔ اور اپنے حصول مقصد کے لئے اس احساس سے پورا پورا فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں۔ تو اس کی ایک اور صرف ایک تدبیر ہے۔ اور وہ یہ کہ آپ متفقہ طور پر حضرت امام جماعت احمدیہ سے راہ نمائی کی درخواست کریں۔ اور کم از کم یہ کہ ڈائرکٹ ایکشن کے متعلق لیگ کے ارباب حل و عقد حضور سے مشورہ کریں۔ اور جو مشورہ دیا جائے اس پر پورے طور پر عمل درآمد کریں اگر ایسا [illegible] میں نہ صرف ایک کامل رہنما آپ کو مل جائے گا بلکہ ایک موید من اللہ امام کی زیر قیادت مسلمانوں کے سب نہیں تو اکثر سیاسی حقوق بغیر ایک قطرہ خون بہائے۔ اور ملک میں بدامنی پھیلانے کے نہایت آسانی سے حاصل ہو جائینگے انشاء اللہ تعالےٰ اور یہ بات زیادہ دلائل کی محتاج نہیں ہے۔ کہ جس کے ساتھ خدا ہو۔ اس کا مقابلہ کرنا آسان کام نہیں ہوتا ؛

امید ہے کہ آپ لوگ اس مخلصانہ مشورہ سے خود فائدہ اٹھانے اور مسلمانوں کو فائدہ پہنچانے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کرینگے۔ یاد رہے کہ یہ مشورہ کسی خود غرضی پر مبنی نہیں ہے۔ کیونکہ جیسا کہ حضرت امام جماعت ایدہ اللہ نے چند ہی روز ہوئے فرمایا ہے ۱۹۴۸ء میں جماعت احمدیہ کو اللہ تعالےٰ کے فضل سے ایک پوزیشن حاصل ہونے والی ہے۔ جماعت احمدیہ تو ترقی کرے گی اور ضرور کرے گی۔ مگر مبارک ہونگے وہ لوگ بھی جو [illegible]

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے دو ارشادات

(۱) ماہ اکتوبر میں ہر پیر اور جمعرات کو روزہ رکھا جائے

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے ۱۲ رستمبر کو مجلس علم و عرفان میں احباب جماعت کو ارشاد فرمایا کہ موجودہ پُر خطر ایام اور ہولناک مصائب کے دنوں میں ماہ اکتوبر ۱۹۴۶ء کی ہر پیر اور جمعرات کو روزہ رکھا جائے۔ اور بکثرت دعائیں کی جائیں۔ تا اللہ تعالےٰ اسلام اور احمدیت کو موجودہ خطرات سے محفوظ رکھے۔ نیز حضور نے فرمایا۔ جن دوستوں کے فرضی روزے رہ گئے ہوں۔ وہ انہیں فرضی روزے بھی شمار کر سکتے ہیں۔ ضرورت یہ ہے کہ اجتماعی طور پر اللہ تعالےٰ کے فضل کو جذب کرنے کی کوشش کی جائے ؛

(۲) احباب قادیان تبلیغ کے لئے ایک ماہ وقف کریں

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے ۱۶ رماہ تبوک کی مجلس علم و عرفان میں یہ ارشاد فرمایا۔ کہ قادیان کے احمدی احباب مرکز سلسلہ کو مضبوط کرنے کے لئے سال میں کم از کم ایک ماہ تبلیغ کے لئے ضرور وقف کریں۔ انہیں قادیان کے گرد و نواح کے چند دیہات میں ایک خاص سکیم کے ماتحت تبلیغ کے لئے بھیجا جائے گا۔ تمام احباب اپنے پیارے آقا کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اس جہاد میں شامل ہونے کے لئے اپنے نام پیش کریں ؛

بھائی عبد الرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا اور دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا

ایڈیٹر ۔ رحمت اللہ خان شاکر

سیدنا حضرت امیر المومنین المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ کی

مجلس علم و عرفان

قادیان ۱۶ تبوک۔ آج بعد نماز مغرب حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس میں رونق افروز ہو کر جو اہم امور ارشاد فرمائے۔ ان کا ملخص اپنے الفاظ میں درج ذیل کیا جاتا ہے:۔

مسلم لیگ کا ڈائرکٹ ایکشن اور جماعت احمدیہ

ایک دوست نے عرض کیا۔ مسلم لیگ کے ڈائرکٹ ایکشن کے متعلق ہمارا مسلک کیا ہونا چاہیئے؟ حضور نے فرمایا:۔

مسلم لیگ نے ہمیں بحیثیت جماعت اپنے ساتھ شامل ہی نہیں کیا۔ اس لئے اس کی طرف سے تو کسی ہدایت کے ہم پابند نہیں ہو سکتے۔ پس جہاں تک مسلم لیگ کے نقطہ نگاہ کا سوال ہے۔ اگر ہم اس کے احکام کی پابندی نہ کریں۔ تو اسے کوئی شکوہ نہیں ہونا چاہیئے۔ کیونکہ وہ ہمیں اپنا حصہ ہی قرار نہیں دیتی۔ اور جہاں تک ہمارے نقطہ نگاہ کا تعلق ہے۔ ہم جس حد تک جائز اور مناسب سمجھیں گے۔ لیگ کی مدد کریں گے۔ اگر لیگ ہمیں اپنے ساتھ شامل کرے تو اس صورت میں بھی یہ سمجھوتہ کرنا پڑیگا۔ کہ وہ ہم سے کوئی ایسا مطالبہ نہ کرے جسے ہم مذہبًا ناجائز سمجھتے ہوں۔

اسی سلسلے میں حضور نے فرمایا۔ لیگ کے ڈائرکٹ ایکشن کی کیا صورت ہوگی؟ اس کے متعلق لیگ کے فیصلہ سے قبل قیاس آرائی کرنے سے اجتناب کرنا چاہیئے۔ کیونکہ اگر قبل از وقت ڈائرکٹ ایکشن پر بحث شروع کر دی جائے کہ اس طرح ہونا چاہیئے۔ اور اس طرح نہیں ہونا چاہیئے۔ تو اس سے فریق مخالف فائدہ اٹھائیگا۔ اور اسکیم کو ناکام کرنے کی تدابیر سوچ لیگا۔ اسکو معلوم ہو جائے گا۔ کہ مد مقابل کے کون کونسے پہلو کمزور ہیں۔ اس کے برعکس اگر اس موقعہ پر خاموشی اختیار کی جائے اور ذمہ وار لوگوں کو موقع دیا جائے۔ کہ وہ تمام نشیب و فراز کو سمجھ کر مناسب فیصلہ کریں۔ تو اس سے فریق مخالف ہر وقت متحیر رہے گا۔ کہ نہ جانے لیگ نے کیا قدم اٹھانا ہے۔ پس اس موقعہ پر ڈائرکٹ ایکشن کی تفصیل پر علی الاعلان بحث کرنا لیگ سے خیر خواہی نہیں بلکہ دشمنی ہے۔ اور اس کے ہاتھ کو کمزور کرنے کے مترادف ہے۔ ہاں اگر کوئی مفید تجویز ذہن میں ہو تو ذمہ وار لیڈروں سے اپنے طور پر بیان کر دینے میں کوئی حرج نہیں لیکن علی الاعلان بحث کرنے سے اجتناب کرنا چاہیئے۔

مقامی احباب کو تبلیغ کے لئے ایک ایک ماہ وقف کرنے کی تحریک

فرمایا۔ ہماری جماعت کو سوچنا چاہیئے کہ جو لوگ باہر سے آکر یہاں آباد ہوتے ہیں۔ انکی وجہ سے قادیان کی ترقی تو بے شک ہوتی ہے لیکن جماعت کی ترقی نہیں ہوتی۔ بلکہ ان کے یہاں آجانے سے بیرونجات کی جماعتیں کمزور ہوتی چلی جاتی ہیں۔ اور یہ ہمارے لئے فکر کا مقام ہے۔ اس کا کفارہ اسی رنگ میں ادا کیا جا سکتا ہے کہ قادیان کے دوست اردگرد کے علاقہ میں تبلیغ کو وسیع کریں۔ دنیا میں حملہ ہمیشہ دو ہی طرح ہوا کرتا ہے۔ یا تو اس طرح کہ مختلف علاقوں میں فوج کو پھیلا دیا جائے۔ اور وہ اپنی اپنی جگہ حملہ کر کے دشمن کی طاقت کو کمزور کرتی جائے۔ اور یا پھر حملہ کا یہ طریق ہوتا ہے۔ کہ ایک مرکز میں جمع ہو کر وہاں سے پھیلنا شروع کر دیا جائے۔ پہلے طریق پر تو ہم عمل کر رہے ہیں۔ دوست اپنے اپنے علاقہ میں تبلیغ میں مصروف ہیں۔ لیکن دوسرے طریق پر عمل نہیں کیا گیا۔ قادیان کے لوگوں نے بالعموم تبلیغ اسکو سمجھ رکھی ہے۔ کہ ہر پہلے گئے نہائے اور اگر کوئی شخص گذرا تو اس سے کچھ باتیں کر کے آگئے۔ اور سمجھ لیا کہ الحمد للہ تبلیغ ہو گئی۔ لیکن یہ صحیح طریق تبلیغ کا نہیں ہے۔ اس سے کبھی بھی کوئی نتیجہ نہیں نکل سکتا۔ تبلیغ کے تو معنے ہیں کہ انسان اس میں فنا ہو جائے۔ میرے نزدیک صحیح طریق قادیان کے دوستوں کے لئے تبلیغ کا یہ ہے۔ کہ قادیان کے اردگرد پانچ پانچ میل کا ایک حلقہ بنا لیا جائے اس حلقہ میں جتنے گاؤں ہوں۔ ان کو تقسیم کر لیا جائے۔ اور دوستوں کو تحریک کی جائے۔ کہ وہ سال میں ایک ایک ماہ تبلیغ کے لئے وقف کریں۔ جو لوگ وقف کریں۔ انہیں ایک سکیم کے ماتحت مختلف گاؤں میں پھیلا دیا جائے۔ وہ وہاں ایک ماہ ٹھہریں۔ تبلیغ کریں اور احمدی ہونے والوں کی تربیت بھی کریں۔ عام اصول کے لحاظ سے ایسے ایک حلقہ میں بارہ تیرہ گاؤں ہونے چاہئیں۔ اگر قادیان کی آبادی میں سے دو اڑھائی ہزار لوگ بھی اس تحریک میں حصہ لیں۔ تو اس کا مطلب یہ ہوگا۔ کہ پندرہ آدمی فی ماہ ہر گاؤں میں تبلیغ کے لئے بیٹھ سکتا ہے۔ جب وہاں جماعت قائم ہو جائیگی تو آگے وہ خود تبلیغ شروع کر دیگی۔ اس طرح اگر ایک حلقہ میں کامیابی ہو جائے۔ تو پھر پانچ میل کا حلقہ اس سے آگے بنایا جا سکتا ہے۔ اگر اس طریق پر عمل کیا جائے۔ تو میرے نزدیک آٹھ دس سال میں ضلع بھر میں احمدیت غالب آسکتی ہے۔ پس آج میں تحریک کرتا ہوں۔ کہ دوست طوعی طور پر اس تحریک میں حصہ لینے کے لئے اپنے آپ کو پیش کریں۔ اٹھارہ سال سے اوپر عمر والے دوست نام لکھائیں۔ انہیں سال میں ایک مہینہ دینا ہوگا۔ پہلے پوچھ لیا جائے گا۔ کہ وہ کون کونسا مہینہ فارغ کر سکتے ہیں۔ اپنی طرف سے تو اسی مہینے انہیں بھیجنے کی کوشش کی جائیگی۔ لیکن یہ لازمی نہیں ہوگا کیونکہ انہیں سارے سال پر پھیلا کر بھیجنا ہے۔ تمام محلوں کی مساجد کے اماموں کو چاہیئے۔ کہ وہ اپنے اپنے محلہ میں میری یہ تحریک پہنچا دیں۔ (۱۲۵) احباب نے مجلس میں ہی اپنے آپ کو اس تحریک میں حصہ لینے کے لئے پیش کر دیا۔ اور محلوں میں بھی فہرستیں تیار ہو رہی ہیں)

(خاکسار خورشید احمد اسسٹنٹ ایڈیٹر)

اخبار احمدیہ

درخواستہائے دعا (۱) چودھری شمشاد احمد صاحب عزیز منزل سیالکوٹ چھاؤنی عرصہ سے بیمار ہیں۔ (۲) مولوی عبدالرحیم صاحب ابن حضرت مولوی شیر علی صاحب عرصہ سے بیمار ہیں۔ (۳) نور احمد صاحب باڈی گارڈ کی اہلیہ صاحبہ عرصہ سے بیمار ہیں۔ (۴) محمد یامین صاحب تاجر کتب کی لڑکی ٹائیفائڈ سے بیمار ہیں۔ (۵) ملک بشیر بہادر خاں صاحب دارالبرکات کی اہلیہ صاحبہ بیمار ہیں۔ (۶) مستری محمد شفیع صاحب چونڈہ ضلع سیالکوٹ نے آنکھوں کا اپریشن کرایا ہے۔ (۷) چودھری غلام حسین صاحب موہلنکی ضلع گوجرانوالہ ایک پھوڑا کی وجہ سے بیمار ہیں۔ (۸) مسعود احمد صاحب بی۔ اے واقف زندگی کی بچی عرصہ سے بیمار ہے۔ (۹) قاضی محمد صدیق صاحب انصاری کی اہلیہ صاحبہ عرصہ سے شدید بیمار ہیں۔ (۱۰) چودھری محمد اسماعیل صاحب کا ٹھگڑھی دارالفضل ٹانگ کی چوٹ کی وجہ سے چلنے پھرنے سے معذور اور بازو کے درد کی وجہ سے عرصہ سے بہت تکلیف میں ہیں۔ (۱۱) سید عبدالرفیق صاحب دارالبرکات غربی کا لڑکا مبارک احمد بیمار ہے۔ (۱۲) عزیز الدین خاں صاحب بی۔ اے ساگل پور (بہار) کی ہمشیرہ صاحبہ بعارضہ ذیابیطس بیمار ہیں۔ (۱۳) صدیق احمد صاحب واقف زندگی متعلم درجہ اولیٰ کی ہنسلی کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے۔ (۱۴) کرم الٰہی صاحب کلرک نیا محلہ جہلم استقلال ملازمت کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ (۱۵) محمد اسماعیل صاحب خالد محمد آباد اسٹیٹ سندھ کی ہمشیرہ صاحبہ عرصہ سے بیمار ہیں۔ احباب سب کے لئے دعا فرمائیں۔

مکتوب ابی سینیا

از مکرم ڈاکٹر نذیر احمد صاحب مقیم عدیس آبابا

حضرت سیدنا امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز بار بار تحریک فرما چکے ہیں کہ نوجوان اپنے اوقات اور اپنی زندگیاں وقف کریں۔ تاکہ اسلام ہندوستان اور بیرونی ممالک میں جلد سے جلد تر زندہ ہو۔ سو خاکسار چند ایک کوائف ہدیۂ ناظرین کرتا ہے۔ جو اس ملک ابی سینیا سے تعلق رکھتے ہیں۔ تا دوستوں کو علم ہو کہ کس قدر جلد ضرورت ہے کہ پیاسی دنیا کو سیراب کیا جائے۔

صرف چند سال سے حکومت ابی سینیا نے منظور کیا ہے کہ عربی مدارس جاری کئے جائیں۔ اور مسلمانوں کے لئے جس طرح وہ چاہیں تعلیم حاصل کریں اور مدرسین کو سرکاری طور پر تنخواہیں دی جائیں۔ چنانچہ ملول و بلد حبشہ میں یہ سلسلہ جاری ہے۔ مسلمانوں میں یہ شدت سے جذبہ پایا جاتا ہے۔ کہ بچوں کو عیسائی مدارس میں شروع شروع میں پڑھایا جائے۔ تاکہ وہ عیسائیت کا اثر قبول نہ کر لیں۔ لیکن اس کا نقصان یہ ہوا ہے۔ کہ مروجہ انگریزی و دیگر علوم سے مسلمان بچے بے بہرہ ہیں۔ اور صرف قرآن ناظرہ اور لغت عربی تک محدود علم سیکھتے ہیں۔ اور دنیا کی دوڑ میں اپنے ہمسایہ عیسائی لڑکوں سے کہیں پیچھے رہ جاتے ہیں۔ مثلاً ٹیچرز ٹریننگ کلاس عدیس آبابا کے طلباء میں سے جو کئی سو ہیں صرف دو مسلمان ہیں۔ اور اعلیٰ تعلیم کے لئے جو لڑکے لنڈن۔ امریکہ۔ مصر۔ فلسطین شام و دیگر ممالک کو بھیجے جائینگے۔ ان میں مسلمانوں کا کچھ بھی حصہ نہیں ہے۔ اور واپسی پر تمام عہدے حکومت اور تجارت کے عیسائیوں کے ہاتھ میں ہوں گے۔ اب تک کئی درجن لڑکے جو سب کے سب عیسائی ہیں اعلیٰ تعلیم کے لئے بیرونی ممالک میں جا چکے ہیں۔

اسلامی تعلیم ایسی کمزور ہے۔ کہ بعض شراب پینا سیکھ جاتے ہیں۔ ان میں عیسائیوں سے بحث مباحثہ اور دلائل سے اسلامی صداقت پیش کرنے کی طاقت نہیں۔ جب ان میں سے بعض کو احمدیوں کے ساتھ گفتگو کرنے کا موقعہ ملتا ہے۔ تو کہتے ہیں کاش ہمیں بھی کوئی سکھائے کہ کس طرح اسلامی دین دوسرے دینوں پر غالب آ سکتا ہے

وہ عموماً عیسائیوں کو منگواتی ہے۔ اور حق یہی ہے کہ جب تک احمدی احباب ان کی امداد نہ کرینگے۔ اور انہیں قرآن کریم عربی اور انگریزی علوم کو نہ پڑھائینگے۔ تب تک اس علاقہ کے مسلمانوں کی ترقی نہ ہوگی۔ اور نہ صحیح اسلامی غیرت ان میں پیدا ہوگی۔ ان میں زندگی کے آثار نظر آرہے ہیں۔ لیکن صحیح اسلامی تعلیم اور راہ نمائی۔ [illegible] خود

ابتدائی عربی تعلیمی مدارس پاس کرنے کے بعد مسلمان بچے اب ڈرتے ڈرتے سرکاری عیسائی مدارس میں شامل ہونا شروع ہوئے ہیں۔ لیکن ابھی ان کی

اور کس طرح غیروں پر ثابت کیا جائے کہ اسلام سچا اور دوسرے دین باطل اور بے فائدہ ہو گئے ہیں۔ اور کس طرح مسیحیت کے اثر کو باطل کیا جائے۔ اگر بیرونی ممالک سے استاد منگائے جائیں تو اول تو مسلمانوں کو معلوم ہی نہیں کہ کہاں سے یہ منگائے جا سکتے ہیں۔ اور دوسرے مصر وغیرہ ممالک سے مسلمان نکلتے ہی نہیں کہ ابی سینیا جیسے غریب اور بے کس ملک کے بچوں کو تعلیم سکھانے کی کوشش کی جائے۔ حکومت اگر منگوائے تو

میرے پاس کئی مسلمان لڑکے آ کر قرآن اور تفسیر قرآن از خود حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز سنتے ہیں۔ اور باقاعدہ آتے ہیں اور درخواست کرتے ہیں۔ کہ کوئی انہیں زیادہ وقت دے۔ اور سارے علوم مروجہ پڑھائے۔ مالی امداد کرنے کے لئے بھی تیار ہیں۔

ان حالات میں میں درخواست کرتا ہوں۔ کہ حوصلہ مند ایسے نوجوان جو یہاں آ کر قرآن۔ عربی۔ انگریزی اور ابتدائی حساب اور جغرافیہ پڑھا سکیں وہ مجھے اپنے کوائف لکھیں۔ ان کے لئے کوشش کی جائے گی۔ کہ اجازت حاصل کی جائے۔ اور ان کے آنے پر ان کو کام پر لگایا جا سکے گا اول تو سرکاری مسلم سکولوں میں جگہ مل سکے گی۔ یا سرکاری انگریزی سکولوں میں ورنہ پرائیویٹ سکول میں جگہ کا انتظام اس طرح ہو سکے گا۔ کہ لوکل جماعت احمدیہ ان کو ۷۰۔۸۰ روپے ماہوار دے سکے گی۔ اور لڑکوں کی فیس تقریباً اسی حد تک ۷۰۔۸۰ روپے تک مل سکے گی۔ ان علاقوں میں پرائیویٹ سکول میں ایک مسجد کی شکل کا مدرسہ قائم کیا جائے گا۔ اور ساتھ استاد کے رہنے کے دو کمرے بنائے جائیں گے۔ تبلیغ کا میدان وسیع ہوگا۔ بچوں کو اخلاص سے پڑھانے سے یہ بالعموم والدین احمدیت میں شامل ہو سکیں گے۔ لوگ حیران ہیں اور بے بس کہ مخلص ہمدرد عالم ملتے نہیں کوئی آئے۔ اور ان کو جہالت سے نکالے۔ کرایہ اور ابتدائی مہینوں کا خرچ جماعت احمدیہ ابی سینیا کے ذمہ ہوگا۔

جماعت کے دوست دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالےٰ ہماری مدد کرے۔ اور نور اسلام جلد سے جلد تر غالب ہو۔ لوگوں کو احمدیت کے غلبہ کی رؤیا کثرت سے آ رہی ہیں۔ اور وہ ہم سے پوچھتے ہیں۔ کہ ان رؤیا کا کیا مطلب

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک غیر مطبوعہ مکتوب

حضرت ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب رضی اللہ عنہ کے نام

(۱۳)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

محبی عزیزی اخویم ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب سلمہ اللہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

ہر سہ قسم عطر مرسلہ آں محب یعنی عطر حنا عنبر و مشک مجھ کو مل گئے۔ جزاکم اللہ خیر الجزاء اور نیز ایک اشرفی پندرہ روپیہ بھی ساتھ اس کے پہونچے خدا تعالےٰ بہت بہت جزائے خیر دے آمین۔ زیادہ تکلیف دینا آں محب کو پسند نہیں کرتا۔ اور میں نے عطر مشک اور عنبر اس ارادہ سے لکھا تھا۔ کہ اس کی قیمت میں ادا کروں گا۔ مگر آپ نے مجھے اطلاع نہیں دی۔ کہ اس کی کیا قیمت ہے۔ بلکہ برعکس اس کے ۱۵ روپے اور اپنی طرف سے بھیج دیئے ہیں۔ آپ کی خدمات سے بہت شرمندہ ہوں۔ اللہ تعالےٰ آپ کو جزائے خیر بخشے آمین ثم آمین آپ نے مجھے اطلاع نہیں دی۔ کہ عطر مشک و عنبر کتنے تولہ کس طرح بکتا ہے۔ امید کہ مطلع فرمائینگے زیادہ خیریت۔ والسلام خاکسار مرزا غلام احمد از قادیان ۲۴ جولائی ۱۹۰۰ء

ایک اخبار کی خبر یہ سنی گئی ہے کہ لارڈ بشپ لاہور نے گورنمنٹ میں شکائت کی ہے۔ کہ مسیح موعود کا لفظ جو ان کی نسبت یعنی میری نسبت استعمال کیا جاتا ہے۔ اس میں ہمارے پیشوا کی توہین ہے۔ اور کہتے ہیں کہ گورنمنٹ اس شکائت کو سنے گی۔ بلکہ جرم کے طور پر جرم تکلیف عام اس کو قرار دیا ہے۔ زیادہ خیریت والسلام غ

بائیبل کے پیشکردہ مسیح کا احترام اور مولوی ثناء اللہ صاحب

(از مکرم سید احمد علی صاحب مولوی فاضل مبلغ کراچی)

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی نے ایک خطبہ جمعہ میں فرمایا تھا۔ کہ اگر کوئی عیسائی آنحضرت صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی عزت پر حملہ کرے گا۔ تو ہم بھی ان کو تکلیف کا احساس کرانے کے لئے ان کے موسیٰ و عیسیٰ کی عزت پر حملہ کریں گے۔" چونکہ ان کی طرف سے پیش کیا جاتا ہے۔ کیونکہ مسیح کی طرف یہ باتیں نصاریٰ پیش کرتے ہیں۔ کیونکہ اس نے اپنے سے پہلے کے تمام نبیوں کو چور اور بٹمار کہا۔ (معاذ اللہ) مولوی ثناء اللہ صاحب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے خطبہ کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ کہ :-

"کوئی ان سے پوچھے کہ یہودیوں اور عیسائیوں کا موسیٰ عیسیٰ اور مسلمانوں کا موسیٰ عیسیٰ الگ الگ ہیں؟ .... حالانکہ قرآن مجید نے ان دونوں بزرگوں کی شخصیت کو محترم قرار دیکر مسلمانوں کو ان پر ایمان لانے کا حکم دیا ہے"

(اہلحدیث ۳۰ اگست ۱۹۳۶ء)

پھر لکھا ہے کہ :-

قادیانی ممبرو! کیا مسیح موعود مصلح موعود کے لئے اتنا ہی علم کافی ہے یا اس سے زیادہ چاہیئے۔ کس قدر غضب ہے ہم اپنی نفسانیت کے ماتحت بدزبانی کریں اور نام رکھیں غیرت اسلامی" (ایضاً)

خلاصہ اعتراض امرتسری کا یہ ہے کہ یہ طریق غیرت اسلامی نہیں۔ بلکہ "نفسانیت کے ماتحت بدزبانی" ہے۔

میں مولوی ثناء اللہ صاحب کے سامنے بعض واقعات وحالات رکھ کر ان سے پوچھتا ہوں۔ کہ وہ بتائیں کہ جبکہ گذشتہ بزرگان امت نے بلکہ خود آپ بھی یہی طریق استعمال کر چکے ہیں۔ تو اس اعتراض کا کیا مطلب

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے جس واقعہ کا خطبہ میں بطور مثال ذکر کیا تھا سو اہل حدیثوں کے لٹریچر میں بھی ہے۔ لکھا ہے کہ :-

"ایک بار ایلچی روم پاس بادشاہ انگلستان کے گیا تھا۔ اس مجلس میں ایک عیسائی نے اسکو مسلمان دیکھ کر یہ طعن کیا۔ کہ تجھکو کچھ خبر ہے کہ تمہارے پیغمبر کی بی بی کو لوگوں نے کیا کہا تھا۔ اس نے جواب دیا ہاں مجھکو یہ خبر ہے۔ کہ اس طرح کی دو بیبیاں تھیں۔ جن پر تہمت زنا کی لگائی۔ مگر اتنا فرق ہوا کہ ایک بی بی پر فقط اتہام ہوا۔ اور دوسری بی بی ایک بچہ بھی جن لائیں۔ وہ نصرانی مبہوت ہو کر رہ گیا۔ یہ جواب بطور معارضہ کے دیا گیا تھا۔ واسطے الزام خصم کے نہ مطابق نفس الامر کے کیونکہ حقیقت میں تو عائشہ رضی و مریم رضی دونوں اس عیب سے پاک تھیں۔" (دیکھو تفسیر ترجمان القرآن (از نواب صدیق حسن خاں صاحب اہل حدیث)

مولوی ثناء اللہ صاحب بتائیں کہ کیا یہ طریق "معارضہ" بھی نفسانیت کے ماتحت بدزبانی قرار پائے گا؟ اگر نہیں تو پھر جماعت احمدیہ پر اعتراض کیوں؟

(۲) آپ کو مکہ معظمہ سے جو سند کفریہ حاصل ہے۔ اور جو "فیصلہ مکہ" کے نام سے شائع شدہ ہے۔ اس میں آپ سے ایک سوال اور آپ کی طرف سے اس کا جواب یوں درج ہے :-

"حضرت امام صاحب! آپ ہمیں تو امام احمدؒ کی تقلید سے منع کرتے ہیں۔ اور خود رازی اور شاہ ولی اللہ کی تقلید کرتے ہیں۔

مولوی ثناء اللہ صاحب۔ مجھے آریہ سے مناظرہ کرنا پڑتا ہے۔ اس لئے ایسا لکھ دیا گیا۔ میرا عقیدہ یہ نہیں ہے۔"

(فیصلہ مکہ صفحہ ۱۲)

بتائیے مولوی صاحب! جب آپ اپنے عقیدہ کے برخلاف بھی آریوں وغیرہ کو بعض باتیں مناظرانہ طور پر کہہ جایا کرتے ہیں۔ تو ہم پر اعتراض آپ کس منہ سے کر سکتے ہیں۔ جماعت احمدیہ پر آپ کا زیر بحث اعتراض بھی کسی حقیقت پر مبنی نہیں۔

پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق آپ مختلف اوقات میں جو کچھ لکھ چکے ہیں۔ اسکی چند مثالیں درج ذیل ہیں :-

(۱) "خداوند کی ماں امہات المومنین کا الزامی جواب" (اہلحدیث ۲۶ اپریل ۱۹۰۷ء)

(۲) "بائیبل یسوع مسیح کو گنہگار ثابت کرتی ہے۔" (اہلحدیث ۲۹ نومبر ۱۹۲۹ء)

(۳) یسوع مسیح میں عملی تشدد بے شک نہ تھا۔ چنانچہ اس نے کہہ دیا تھا۔ کہ مت سمجھو کہ میں صلح کرانے آیا ہوں۔ بلکہ تلوار چلانے آیا ہوں (انجیل متی $\frac{۱۰}{۳۴}$) اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ برمحل تشدد بلکہ تجبّر کرنے کا بھی مسیح ارادہ رکھتے تھے۔ ہاں موقعہ کے منتظر تھے۔ جو مشیت الٰہیہ سے نہیں ملا۔ (اہلحدیث ۶ جون ۱۹۳۰ء)

(۴) ہم عیسائیوں سے کہتے ہیں۔ کہ آؤ ہم دو خداؤں کو آپس میں تقسیم کر لیں۔ ایک خدا تو وہ ہے۔ جس نے بقول عیسائیوں کے سولی پر چلا کر جان دی۔ (انجیل متی وغیرہ) اسے ہم عیسائیوں کے حوالے کر دیتے ہیں۔ دوسرا خدا وہ ہے۔ جس کو عیسائی باپ کہتے ہیں۔ اور جو دنیا کے کون و فساد سے متاثر نہیں ہوتا۔ اسے ہم اپنے حصے میں رکھ لیتے ہیں۔ بس جھگڑا ختم" (اہل حدیث ۲۷ جون ۱۹۴۱ء)

یہاں پر مولوی ثناء اللہ صاحب یہ بتائیں۔ کہ کیا دو خداؤں کا اعتقاد اور "خداوند کی ماں" کا اظہار "ثنائی علم کلام میں جائز ہے۔ یا کہ یہ "نفسانیت کے ماتحت" مشرکانہ خیال آپ نے لکھ دیا تھا۔ "یہ بطور معارضہ" اور "واسطے الزام خصم کے" تھا۔ تو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے ایسے ہی بیان سے آپ کیوں اس قدر خفا ہو گئے۔

(۵) اخبار "اہلحدیث" ۱۳ مارچ ۱۹۳۹ء میں "تردید کفارہ مسیح" کے عنوان سے جو کچھ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق لکھا گیا وہ ملاحظہ ہو :-

"صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ مسیح خود اپنے اقرار کے مطابق کوئی نیک انسان نہ تھے۔ جبکہ کسر نفسی کا عذر باطل ہوا۔ تو نکوئی کی نفی کرنے سے مسیح کا اور انسانوں کی طرح غیر معصوم ہونا بداہتہً ثابت ہوا۔ اسی طرح انجیل کے مطالعہ سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے۔ کہ مسیح نے اجنبی عورتوں سے اپنے سر پر عطر ڈلوایا۔ ..... ظاہر ہے کہ اجنبی عورت بلکہ فاحشہ اور بدچلن عورت سے سر کو اور پاؤں کو ملوانا اور وہ بھی اس کے بالوں سے ملا جانا کس قدر احتیاط کے خلاف کام ہے۔ اس قسم کے کام شریعت الٰہیہ کے صریح خلاف ہیں"۔

کیوں مولوی ثناء اللہ صاحب! کیا یہ آپ کی طرف سے قرآنی مسیح کی ہتک "اور نفسانیت کے ماتحت بدزبانی" نہیں؟

(۶) پھر لکھا ہے کہ :-

"جب مسیح نے ماں کی تحقیر اور بے عزتی ظاہر کر کے شرائع سابقہ کے تاکیدی احکام بلکہ خود اپنے ہی قول کے خلاف کیں۔ تو ان کے غیر معصوم اور غیر محفوظ ہونے میں از روئے بائیبل کیا شک رہا؟"

(اہل حدیث ۳۱ مارچ ۱۹۳۹ء)

مولوی ثناء اللہ صاحب نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے خطبہ پر تو یہ اعتراض کر دیا کہ :- "کوئی ان سے پوچھے کہ یہودیوں اور عیسائیوں کا موسیٰ عیسیٰ اور مسلمانوں کا عیسیٰ الگ الگ ہیں؟"

مندرجہ بالا بیانات کے پیش نظر میں ان سے پوچھتا ہوں۔ کہ وہ بھی جواب دیں۔ کہ کیا بائیبل اور قرآن کے عیسیٰ الگ الگ ہیں؟ جن کو آپ نے "گنہگار" اور "انسانوں کی طرح غیر معصوم ہونا" نیز "اجنبی عورتوں سے اپنے سر پر عطر ڈلوانے والا اور "شریعت الٰہیہ کے صریح خلاف" کام کرنے والا "کذب کو روا" رکھنے والا۔ "جھوٹ بولنے اور کتمان حق کرنے کی اجازت" دینے والا۔ "اپنی والدہ کی تعظیم نہیں کرتے تھے۔" وغیرہ وغیرہ بیان کیا ہے۔ نیز امرتسری مولوی صاحب بتائیں۔ کہ کیا نصاریٰ کا خدا اور مسلمانوں کا خدا "حقیقۃً" دو الگ الگ خدا ہیں۔ جو آپ نے دو خداؤں کی تقسیم کرنا جائز ہے۔ اور خدا تعالیٰ کی ماں بھی مان لی۔

حضرت کرشن ثانی علیہ السلام کی بعثت اور ہندو قوم کا فرض

از مکرم بابو فتح محمد صاحب شرما قادیان

وید میں آتا ہے۔ "نیچے گریں۔ چھوٹے ہوں۔ جو ہمارے نیک دل بنیا کے خلاف فوج لائے ہیں۔ میں شکتی دشمنوں کا ناش کرتا ہوں۔ اور اپنوں کو اونچے لے جاتا ہوں"۔ (اتھروید کانڈ ۳۔ سوکت ۱۹ منتر ۷)۔

اس وید منتر میں پرمیشور یہ بتاتا ہے کہ میں اپنے نبی کو دشمنوں کے مقابلہ میں کامیاب کرتا ہوں۔ اور اس کے دشمنوں کو باوجود طاقت اور کثرت کے فنا کر دیتا ہوں۔ ہمارے زمانہ میں خداوند تعالیٰ نے حضرت مرزا غلام احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کرشن ثانی بنا کر قادیان میں نازل فرمایا۔ آپ فرماتے ہیں۔ "خدا کی شہادت سے ثابت ہے کہ پہلے میں اکیلا تھا۔ اور میرے ساتھ کوئی جماعت نہ تھی۔ اور اب کوئی مخالف اس بات کو چھپا نہیں سکتا کہ اب ہزارہا لوگ میرے ساتھ ہیں۔ پس خدا کی پیشگوئیاں اس قسم کی ہوتی ہیں۔ جن کے ساتھ نصرت اور تائید الٰہی ہوتی ہے۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۳۸)

نیز فرماتے ہیں: "کون جانتا تھا اور کس کے علم میں یہ بات تھی کہ جب میں ایک چھوٹے سے بیج کی طرح بویا گیا۔ اور بعد اس کے ہزاروں پیروں کے نیچے کچلا گیا۔ اور آندھیاں چلیں اور طوفان آئے اور ایک سیلاب کی طرح شور بغاوت میرے اس چھوٹے سے تخم پر پھر گیا۔ پھر بھی میں ان صدمات سے بچ جاؤں گا۔ سو وہ تخم خدا کے فضل سے ضائع نہ ہوا بلکہ بڑھا اور پھولا۔ اور آج وہ ایک بڑا درخت ہے جس کے سایہ کے نیچے تین لاکھ انسان آرام کر رہا ہے۔ یہ خدائی کام ہیں۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۴۵)

اگر وید پرمیشور کا کلام ہے۔ تو یقیناً حضرت کرشن قادیانی علیہ السلام پرمیشور کی طرف سے ہیں۔ اور یہی وجہ ہے کہ دشمن آپ کو اپنے مذکورہ بالا قول کے مطابق ترقی اور کامیابی عطا فرما کر اپنی ہستی کا ثبوت دے رہا ہے۔ پس مبارک ہے وہ انسان جو خداوند تعالیٰ کے زندہ اور چمکتے ہوئے نشانات کو دیکھ کر خداوند تعالیٰ کو پا لیتا ہے۔ اور اس کے بھیجے ہوئے کو قبول کر کے ہلاکت اور تباہی سے بچ جاتا ہے۔

یہ بات خوب یاد رکھو کہ خداوند تعالیٰ کے بھیجے ہوئے بھگتوں کی مخالفت ہمیشہ تباہی اور بربادی لاتی ہے۔ اور حضرت کرشن علیہ السلام کی مخالفت کر کے ہندو قوم ایک دفعہ پہلے بھی خوفناک تباہی کا نظارہ دیکھ چکی ہے۔ اس لئے یہی بہتر ہے کہ ضد و مخالفت کو چھوڑ کر موافقت اختیار کر لیں۔ اور آزمودہ کو پھر نہ آزمائیں۔ کوئی عقلمند انسان خدا کے مقابلہ کی جرأت نہیں کر سکتا۔ تاریخ شاہد ہے کہ کسی قوم نے خدا تعالیٰ کے فرستادہ کا مقابلہ کر کے بجز تباہی کے اور کچھ حاصل نہ کیا۔

ٹڈی دل کی روک تھام اور ہلاک کرنے کی تدبیریں

از مکرم چوہدری فتح محمد صاحب ایم۔ اے۔ ایم۔ ایل۔ اے

ٹڈی دل ریگستانی علاقوں مثلاً سندھ اور راجپوتانہ سے اڑ کر پنجاب میں آتا ہے۔ اور ہرے کھیتوں کو آن کی آن میں چٹ کر جاتا ہے۔ اس کی روک تھام اور ہلاکت کے لئے اجتماعی کوششیں اور امداد باہمی کا طریق نہایت ضروری ہے۔

جس وقت یہ بلا نمودار ہو تو سب سے اول کوشش یہ ہونی چاہیئے کہ اس کو زمین پر نہ اترنے دیا جائے۔ اس لئے ڈھول اور کنستر خوب بجائے جائیں۔ لال جھنڈیوں پر کپڑے باندھ کر ہلائیں۔ برساتی خشک گھاس کا دھواں بھی نہایت کارآمد ہوتا ہے۔ اگر ہو سکے تو ہوائیاں اور پٹاخے بھی چھوڑے جائیں۔

رات کے وقت ٹڈی دل جھنڈ کے جھنڈ جھاڑیوں اور سرکنڈوں پر بیٹھ جاتے ہیں۔ اور بہت کم حرکت کرتے ہیں۔ لہٰذا ان کے بیٹھنے کی جگہوں پر گھاس پھوس ڈال کر جلایا جا سکتا ہے۔ جاڑے کے موسم میں ٹڈی سردی سے ٹھٹھر جاتی ہے۔ جس وقت میں ہاتھ سے بھی پکڑی جا سکتی ہے یا درختوں اور جھاڑیوں کو خوب ہلانا چاہیئے تاکہ سب ٹڈی نیچے گر پڑیں۔ پھر جھاڑو سے جمع کر کے بوریاں بھر لیں۔ یہ مرغوں کے کام آ سکتی ہیں یا کھاد کے کام آ سکتی ہیں۔

شہتوت کی پتلی پتلی شاخوں سے ایک دستی جال بنایا جاتا ہے۔ اس کے دو حصے ہوتے ہیں۔ ایک ہتھی دوسرا ہتھہ۔ ہتھہ کے چاروں طرف کپڑا سی لیتے ہیں۔ اس سے آدمی انفرادی طور پر ٹڈیوں کے مارنے کا کام کر سکتا ہے۔

موسم بہار میں ٹڈیاں کھیتوں میں انڈے دیتی ہیں۔ ان جگہوں کو دریافت کر کے ہل چلا دینا چاہیئے۔ اس سے انڈے سطح پر آ جائیں گے۔ اور دھوپ سے مر جائیں گے۔ ہر تین تین دن کے بعد تین چار دفعہ ہل چلانا چاہیئے۔ تاکہ سب انڈے باہر آ جائیں اور خشک ہو جائیں۔

پونگ:۔ ٹڈی دل کے چھوٹے چھوٹے بچے جو پھدک کر چلتے ہیں۔ پونگ کہلاتا ہے۔ کھیتی باڑی کے لئے یہ بھی ٹڈی دل سے کم ضرر رساں نہیں ہے۔ یہ بڑی بڑی ٹولیاں بنا کر ایک رخ چلتا ہے۔ اس لئے اس کا راستہ آسانی سے روکا جا سکتا ہے۔ اس کے راستے میں لمبی لمبی کھائیاں کھودنی چاہئیں۔ کھائی کی گہرائی ایک فٹ سے دو فٹ اور چوڑائی ایک فٹ۔ دیواریں عمودی ہوں۔ مٹی کو جس طرف سے پونگ آ رہا ہو دوسری طرف ڈالنا چاہیئے۔ ان کھائیوں میں تھوڑے تھوڑے فاصلے پر بڑے بڑے اور گہرے گڑھے کھودنے چاہئیں۔ چونکہ پونگ اپنا راستہ نہیں بدلتا اس لئے ان گڑھوں میں جا پڑتا ہے۔ جب نکلنے کی کوشش کرتا ہے تو دیوار عمودی کے باعث واپس آ پڑتا ہے۔ جب بہت سارا پونگ جمع ہو جاتا ہے تو ایک دوسرے میں پھنس کر رہ جاتا ہے۔ پھر مٹی ڈال کر دبا دینا چاہیئے۔ یہ عمل ریتلی اور ملائم زمین میں زیادہ کارگر ہوتا ہے۔ اور جہاں زمین سخت ہو وہاں کھائی کی باہر والی دیوار پر چھ انچ چوڑی صاف موم جامہ کی پٹی کیلوں سے لگا دی جائے۔ اس کی چکنی سطح کی وجہ سے پونگ پھسل پھسل کر کھائی میں گرتا رہیگا۔

دوسری ترکیب اس کے فنا کرنے کی یہ ہے کہ پونگ چلتے چلتے شام کو ٹھہر جاتا ہے۔ اگر کہیں جھاڑیوں پر ٹھہر جائے تو گھاس پھوس اوپر ڈال کر جلا دینا چاہیئے۔ یا مشعل سے آگ جلا کر تباہ کر دینا چاہیئے۔

پونگ اور ٹڈی دل کو ہلاک کرنے کے لئے مندرجہ ذیل نسخہ بھی کارآمد ہوتا ہے*۔ یہ پونگ وغیرہ کے آنے پر کھیتوں میں ہاتھ سے بکھیر دیا جاتا ہے۔ ایک جگہ زیادہ ڈھیر کی صورت میں نہ ڈالنا چاہیئے۔ جھاڑیوں کے ارد گرد جہاں پونگ بیٹھا ہو یا جہاں پونگ کی فوج بڑھ رہی ہو زیادہ ڈالنا چاہیئے۔ چونکہ اس میں زہر کی آمیزش ہوتی ہے اس لئے اس کے بنانے میں احتیاط کی ضرورت ہے۔

---

* نسخہ حسب ذیل ہے:۔ (۱) چوکر یعنی گندم کا چھان یا لکڑی کا برادہ یا مردہ پونگ پسا ہوا یا گھوڑے کی سوکھی لید جس میں کچھ چوکر ملایا گیا ہو۔ یا سبز پتوں کا کترا۔ ان میں سے کوئی ایک چیز ۲۵ سیر کے قریب ہو۔

(۲) سوڈیم آرسینائٹ ½ سیر ایک حصہ ۲۵ سیر ملاوٹی اشیاء چوکر وغیرہ۔ یا پیرس گرین ½ سیر سے ایک سیر۔ ۲۵ سیر ملاوٹی اشیاء چوکر وغیرہ۔ یا لنڈن پرپل ایک سیر ۲۵ سیر ملاوٹی اشیاء چوکر وغیرہ۔

(۳) پانی حسب ضرورت (۴) شیرا یا راب۔

(۵) خوشبو کے لئے تھوڑا سا لیموں کا عرق۔ کیلے کا ست۔ مردہ پونگ۔ نارنگی کے چھلکے حسب ضرورت استعمال کریں۔

ترکیب:۔ چوکر وغیرہ اور کسی ایک مندرجہ بالا زہر کو سایہ میں صاف فرش یا ٹب میں ملانا چاہیئے۔ ہاتھ پر زخم وغیرہ نہ ہو۔ بہتر ہے کہ سرسوں کا تیل ہاتھ پر مل لیا جائے تاکہ زہر کے اثر سے محفوظ رہے۔ زہر کو چوکر میں ملانے کے بعد پانی کو جس میں شیرا یا راب ملا ہو آہستہ آہستہ ڈالنا چاہیئے۔ اور کرچھی سے ہلاتے رہنا چاہیئے۔ پانی اتنی مقدار میں ہو کہ سب اجزا نمدار ہو جائیں۔

نوٹس نارتھ ویسٹرن ریلوے

عوام کی اطلاع کے لئے شائع کیا جاتا ہے کہ 67 اپ اور 64 ڈاؤن کو چنگ ایکسپریس سرگودھا دہلی اور لالہ موسیٰ کے درمیان مسافروں کے لئے بند کر دی گئی ہے اس کی بجائے مندرجہ ذیل سروسز جاری کی جا رہی ہیں I 35 ایکسپریس ..... دہلی تا لاہور II 36 ایکسپریس ..... لاہور تا دہلی III 91/50 پسنجر ٹرینیں جو سکھر اور لاہور کے درمیان چلتی ہیں۔ لالہ موسیٰ تک اور از لالہ موسیٰ بالترتیب توسیع کر دی جائے گی۔

ان گاڑیوں میں تمام کلاسز کے مسافر سفر کر سکیں گے۔ اوقات ذیل میں درج ہیں:-

پسنجر 92/49	ایکسپریس 63	سٹیشن		ایکسپریس 35		پسنجر 91/50
1-25	-	لالہ موسیٰ	روانگی	-	آمد	23-27
5-15	-	لاہور	آمد		روانگی	18-35
6-20 سکھر کو	14-5		روانگی	9-2	آمد	17-8 سکھر سے
	15-32	امرتسر	آمد	7-41	روانگی	
	15-52		روانگی	7-26	آمد	
	17-35	جالندھر	آمد	5-55	روانگی	
	17-50		روانگی	5-45	آمد	
	19-48	لدھیانہ	آمد	4-31	روانگی	
	20-13		روانگی	4-16	آمد	
	22-52	انبالہ چھاؤنی	آمد	1-51	روانگی	
	23-19		روانگی	1-32	آمد	
	1-32	سہارنپور	آمد	0-[illegible]	روانگی	
	2-2		روانگی	23-41	آمد	
	4-16	میرٹھ چھاؤنی	آمد	21-24	روانگی	
	4-32		روانگی	21-13	آمد	
	6-35	دہلی	آمد	19-15	روانگی	

۲- اسی دن سے ایک ایڈیشنل سروس راولپنڈی سے کوہاٹ چھاؤنی اور کوہاٹ چھاؤنی سے راولپنڈی مندرجہ ذیل اوقات پر چلے گی

پسنجر 229/232	سٹیشن			پسنجر 231/230
11-5	راولپنڈی	روانگی	آمد	18-25
14-5	کیمبل پور	آمد	روانگی	15-13
14-20		روانگی	آمد	15-0
15-28	جنڈ	آمد	روانگی	13-37
15-48		روانگی	آمد	13-17
18-30	کوہاٹ چھاؤنی	آمد	روانگی	11-0

ان سروسز میں تمام کلاسوں کے مسافر سفر کر سکتے ہیں۔

اوپر پیرا میں بیان کردہ سروسز میں مندرجہ ذیل مستثنیٰ ہوں گی

I- 69 ڈاؤن جو لالہ موسیٰ سے ۳ ستمبر ۱۹۴۶ء کو چلے گی۔ دہلی تک مقررہ چلے گی۔

II- 67 اپ جو لاہور مورخہ ۳ ستمبر ۱۹۴۶ء کو چلے گی لاہور رہ جائے گی۔ اور مسافروں کو یہاں ڈبے خالی کرنے ہونگے

نوٹ: 67 اپ جو لاہور مورخہ ۳ ستمبر ۱۹۴۶ء کو پہنچے گی۔ مقررہ لالہ موسیٰ تک جائے گی۔

III محض یکم اکتوبر ۱۹۴۶ء کو 35 اپ سروس بہادر پور تا لاہور کے اسٹیشنوں کے درمیان اور 36 ڈاؤن سروس جالندھر تا دہلی کے اسٹیشنوں کے درمیان نہیں ہو گی۔

IV 50 ڈاؤن / 91 اپ جو سکھر سے ۳ ستمبر ۱۹۴۶ء کو چلتی ہے۔ اور لاہور یکم اکتوبر ۱۹۴۶ء کو پہنچتی ہے۔ لالہ موسیٰ تک مقررہ چلنے کے لئے توسیع کر دی جائے گی۔

ان سروسز کے درمیانی اسٹیشنوں کے اوقات اور ان سے متعلقہ دیگر تفصیلات معلوم کرنے کیلئے ریلوے ٹائم اور فیئر ٹیبل ملاحظہ کریں۔ جو یکم اکتوبر ۱۹۴۶ء سے معرض وجود میں آئیگا۔ اور ماہ حال کی ۲۸ تاریخ تک ریلوے بک سٹالوں پر دستیاب ہو سکے گا

(چیف اوپریٹنگ سپرنٹنڈنٹ)

حالات حاضرہ کے لحاظ سے ایک مفید کتاب

ملک فضل حسین صاحب کی تصنیف مندرجہ کے منصوبے کا نواں ایڈیشن ماہ جون میں شائع ہوا تھا جو ایک ہی ماہ میں فروخت ہو گیا۔ اب اسکے آٹھویں ایڈیشن کی کچھ کاپیاں ایک ہی جگہ سے برائے فروخت آئی ہیں۔ احباب کو چاہیئے کہ منگوا لیں۔ خود بھی پڑھیں اور اپنے غیر احمدی دوستوں کو بھی پڑھوائیں۔ اس نازک دور میں اس کتاب کی اشاعت ضروری ہے تاکہ مسلمان آنے والے خطرات سے آگاہ ہوں اور اپنے بچاؤ کی فکر کر لیں۔ چند ہفتے ہوئے دہلی میں اس کتاب کی کئی سو کاپیاں منگوا کر آل انڈیا مسلم لیگ کے اجتماع خاص کے موقعہ پر مسلمان اکابرین میں تقسیم کی گئیں۔ اور اس وقت ان لوگوں نے اس کتاب کے متعلق جس قسم کے خیالات کا اظہار کیا۔ وہ مکرم شیخ غلام حسین صاحب نئی دہلی کی مندرجہ ذیل رپورٹ سے معلوم ہو سکتا ہے

"مسلم لیگ کے اجلاس میں منصوبے تقسیم کر دیئے گئے۔ ممبران کونسل نے ان کا نہایت گرم جوشی سے استقبال کیا اور نہایت اچھے ریمارکس دیئے۔ ایک صاحب نے کہا۔ کہ اس کتاب نے مسلمانوں کی کایا پلٹ دی۔ دوسرے صاحب نے کہا۔ کہ واقعی مسلمانوں کے خیالات بدل دیئے۔ اور مسلمانوں کو راہ راست پر ڈال دیا۔ قادیان کے صیغہ نشر و اشاعت کی طرف سے تبصرہ بر نہرو رپورٹ اردو کتاب نہایت ہی اچھی شائع کی گئی ہیں۔ میر صاحب کلکتہ نے دوسرے حصہ کا بھی خلوص دل سے مطالعہ کیا۔ یہ اصحاب بنگال بہار سی پی وغیرہ صوبوں کے ایم۔ ایل۔ اے تھے۔ سرمنیکہ جماعت احمدیہ اور قادیان کے نام کی دھوم مچ گئی۔ بعض ان میں اخباروں کے ایڈیٹر بھی تھے۔ ایک صاحب نے کہا۔ کہ اس کتاب کو میں نے سید غلام بھیک صاحب نیرنگ کی معرفت لاہور سے بڑی مشکل سے دستیاب کیا۔ آپ نے بہت اچھا کیا۔ کہ بروقت اس کا ہنم ایڈیشن چھاپ ڈالا۔ اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کو جزائے خیر دے آمین"

قیمت حصہ اول ۱۲/ حصہ دوم ۱۲/ مہتمم نشر و اشاعت قادیان۔

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

کلکتہ ۱۷ ستمبر۔ بنگال کے وزیر اعظم مسٹر حسین شہید سہروردی نے ایک بیان میں کہا۔ وائسرائے سے مسٹر جناح کی ملاقات کا مقصد اگر مسٹر جناح کو دھمکی دینا نہیں ہے۔ بلکہ نیک نیتی سے مسلم لیگ کا تعاون حاصل کرنا ہے تو مجھے امید ہے کہ گفتگو کامیاب ثابت ہوگی۔ ایک سوال کے جواب میں آپ نے کہا مرکز اور باقی صوبوں میں کولیشن کے بغیر صرف بنگال میں کولیشن کا مطالبہ معقول نہیں ہے۔ صرف آل انڈیا سمجھوتہ کے بنا پر ہی صوبوں میں لیگ کانگرس مصالحت ہوسکتی ہے

لاہور ۱۷ ستمبر۔ سونا ۹۷/۰/۰ چاندی ۱۶۵/- پونڈ ۶۹/۰/۰ سونا امرتسر ۱۰۰/۸/- روپے

لائلپور ۱۷ ستمبر گندم ۹/۱۰/۰ گندم روہ فارم ۹/۱۲/۰ نخود ۷/۱۰/۰ گڑ ۲۲/۰/۰ تا ۲۴/۸/۰ روپے شکر ۳۴/۰/۰ تا ۲۶/۰/۰ آٹا ۱۰/۱۲/۰ اطھی دیسی ۲۰۰/۰/۰

پیرس ۱۷ ستمبر آج پیرس کی صلح کانفرنس میں برطانیہ کی یہ تجویز مسترد کردی گئی کہ رومانیہ کے صلح نامے میں اس شرط کا اضافہ کردیا جائے کہ اس سے جہازوں کے نقصان کی تلافی کے طور پر تاوان لیا جائے۔ ہندوستان اور دیگر آٹھ ممالک نے اس سلسلے میں برطانیہ کی تجویز کی مخالفت کی۔

نئی دہلی ۱۷ ستمبر۔ اس وقت تک ساڑھے آٹھ لاکھ اشخاص کو فوج سے فارغ کیا جاچکا ہے۔ ان میں سے ۵۰۰ الم آدمیوں کو ملازمت مل چکی ہے۔

نئی دہلی ۱۷ ستمبر اعلان کیا گیا ہے کہ مرکزی اسمبلی کا سرمائی اجلاس ۲۸ اکتوبر سے شروع ہوکر ۱۶ نومبر تک جاری رہے گا۔

پٹنہ ۱۷ ستمبر۔ بہار مسلم لیگ کے ایک وفد نے گورنر سے ملاقات کی۔ اور بہار پرائمری ایجوکیشنل بل کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے ان پر واضح کیا کہ اس بل کی رو سے مسلمانوں کی آئندہ نسلیں اپنے مذہب اور کلچر سے بے بہرہ ہو جائیں گی کیونکہ بل میں مسلم طلبہ کے لئے مذہبی تعلیم کا بالکل انتظام نہیں کیا گیا۔

لنڈن ۱۷ ستمبر آج لنڈن میں برطانوی کابینہ کا جو اجلاس ہوا۔ اس میں ویول جناح ملاقات کے متعلق موصول شدہ رپورٹ پر غور وخوض کیا گیا۔ اس وقت تک سرکاری حلقے ویول جناح ملاقات کے متعلق پر امید ہیں۔

دہلی ۱۷ ستمبر حکومت ہند کے محکمہ انڈسٹریز اور سپلائز کے ممبر مسٹر سی راجگوپال آچاریہ کی کار سکاٹ پیلس سے کرزن روڈ کی طرف آرہی تھی کہ کسی نامعلوم شخص نے کار کو گولی کا نشانہ بنایا۔ جو کار کے پچھلے حصے کو چیرتی ہوئی باہر نکل گئی مسٹر راجگوپال حسن اتفاق سے چند منٹ پہلے کار سے باہر نکل چکے تھے۔

نیورمبرگ ۱۷ ستمبر ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ نازی جنگی مجرمین کے مقدمہ کا فیصلہ ایک ہفتہ کے لئے ملتوی کردیا گیا ہے۔ اب فیصلہ ۳۰ ستمبر کو سنایا جائے گا۔

واشنگٹن ۱۷ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ شاہ ابن سعود کے نمائندے ایک بہت بڑی امریکی فرم پر زور دے رہے ہیں کہ وہ جزیرہ بحرین سے لے کر وسطی عرب کے ایک شہر ریاض تک ریلوے لائن تیار کرے۔ سعودی حکومت کے اندازے کے مطابق اس ریلوے پر تقریباً پانچ کروڑ ڈالر خرچ ہوں گے۔

نئی دہلی ۱۸ ستمبر۔ وائسرائے ہند اور مسٹر محمد علی جناح کے درمیان دوسری ملاقات کی تاریخ ابھی یقینی طور پر معلوم نہیں ہوئی۔ تاہم خیال کیا جاتا ہے۔ کہ آج یا کل یہ ملاقات ہو جائے گی۔

بمبئی ۱۸ ستمبر۔ آج چھرا گھونپنے کی ایک واردات ہوئی۔ گورنر بمبئی نے فساد زدہ رقبہ کا معائنہ کیا۔ پولیس کمشنر نے پانچ یا پانچ سے زیادہ اشخاص کے اکٹھے ہونے پر جو پابندی لگا رکھی ہے اسے دو ہفتے کے لئے بڑھا دیا گیا ہے

احمد آباد ۱۸ ستمبر فرقہ وارانہ فساد ابھی تک فرو نہیں ہوا۔ آج دو اشخاص کو چھرا گھونپا گیا ان میں سے ایک وفات پا گیا۔

نئی دہلی ۱۷ ستمبر۔ کابینہ سے بذریعہ طیارہ سنگاپور اور ملایا جانے والے مسافروں کی اطلاع کے لئے اعلان کیا گیا ہے کہ انہیں ہیضے کے ٹیکے کا سرٹیفکیٹ ہمراہ لے جانا چاہیئے۔ اس سرٹیفکیٹ کے بغیر سنگاپور اور ملایا میں داخل نہیں ہونے دیا جائے گا۔

لنڈن ۱۷ ستمبر۔ فلسطین کی عرب ہائر کمیٹی نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ فلسطین کی یہودی ایجنسی نے جو جارحانہ تشدد شروع کر رکھا ہے۔ اسے ختم کرنے کے لئے ڈائرکٹ ایکشن شروع کر دیا جائے۔

سری نگر ۱۷ ستمبر معلوم ہوا ہے۔ کہ جموں و کشمیر نیشنل کانفرنس کے صدر شیخ محمد عبداللہ نے پچھلے بدھ سے بھوک ہڑتال کر رکھی ہے۔ کیونکہ انہیں شکایت ہے کہ انہیں کافی راشن نہیں دیا جاتا۔

لاہور ۱۷ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ بمبئی میں ملک سر خضر حیات خان وزیر اعظم پنجاب اور خان افتخار حسین خان آف ممدوٹ صدر پنجاب مسلم لیگ کے درمیان چالیس منٹ تک ملاقات ہو چکی ہے۔ ممکن ہے۔ کہ دہلی سے واپسی پر پھر صدر پنجاب مسلم لیگ ملک خضر حیات خان سے گفت و شنید کریں۔

نئی دہلی ۱۷ ستمبر۔ آج آل انڈیا مسلم لیگ کی کمیٹی آف ایکشن کا اجلاس تین گھنٹے تک جاری رہا۔ مسٹر جناح نے بھی اس میں شرکت کی اور ڈائرکٹ ایکشن کے متعلق پروگرام کا جو خاکہ تیار کیا گیا ہے اس کے متعلق اپنی رائے پیش کی کمیٹی آف ایکشن کا اجلاس کل پھر منعقد ہوگا۔

ہزارہ ۱۷ ستمبر۔ ہزارہ ڈسٹرکٹ بورڈ کے سابق چیرمین اور کانگرس کے سرگرم رکن خان محمد سرور خان جدون مسلم لیگ میں شامل ہوگئے ہیں۔

نئی دہلی ۱۸ ستمبر ابھی تک وائسرائے ہند اور مسٹر جناح میں دوبارہ ملاقات نہیں ہوئی البتہ حکومت ہند کے سرکاری مشیر نے مسٹر جناح سے تبادلہ خیالات کیا۔

شملہ ۱۸ ستمبر۔ یونینسٹ پارٹی کے لیڈر اور حکومت پنجاب کے وزیر سردار بلدیو سنگھ نے آج اپنے عہدے سے استعفیٰ دیدیا۔ اور مرکزی حکومت میں شامل ہونے کے لئے دہلی روانہ ہوگئے۔ آپ کی جگہ سردار سورن سنگھ نے وزارت کے عہدے کا چارج سنبھال لیا ہے

نئی دہلی ۱۷ ستمبر۔ پنڈت نہرو نے گاندھی جی کی سالگرہ کے موقع پر ایک بیان میں گاندھی جی کی خدمات کو سراہتے ہوئے کہا۔ امید ہے کہ ملک آزادی کی منزل کا آخری قدم بھی گاندھی جی کی رہنمائی میں اٹھائیگا۔ آپ نے ملک سے اپیل کی۔ کہ محض تہواروں اور

جناب محمد سعید صاحب
ریلوے کلیرنگ اکاؤنٹس ڈیپارٹمنٹ
افس دہلی

تحریر فرماتے ہیں:۔ مرزا گل محمد صاحب (مرحوم) کی ایک خادمہ کے ہاتھوں پر پھوڑے تھے۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ کوڑھ ہوگیا تھا۔ جلد کے امراض ایسی شکل میں میں نے کبھی نہیں دیکھے۔ اسے دواخانہ نور الدین قادیان سے مرہم نور لیکر استعمال کیا۔ مریضہ چند دن میں بالکل صحت یاب ہوگئی۔ میں نے خود بھی اس مرہم کو پھوڑے پھنسیوں پر برتا ہے۔ جس سے حیرت انگیز فائدہ پہنچا ہے۔ میری دانست میں اس سے بہتر اور زود اثر مرہم دستیاب ہونا محال ہے۔ مرہم نور ڈبیہ کلاں عار

مرہم نور ڈبیہ خورد ۶ر

دواخانہ نور الدین قادیان